روزنامہ

1913ء سے جاری شدہ

FR-10

الفضل

The ALFAZL Daily

ٹیلی فون نمبر 047-6213029

ایڈیٹر : عبدالسمیع خان

web: http://www.alfazl.org
email: editor@alfazl.org

جمعہ 15 جون 2012ء 24 رجب 1433 ہجری 15 احسان 1391 ہش جلد 62-97 نمبر 139

ناجائز شرطیں

حضرت عائشہؓ نے ایک لونڈی کو خرید کر آزاد کرنے کا ارادہ کیا تو اس کے مالک نے بعض ناجائز شرطیں لگائیں۔ فرماتی ہیں کہ میں نے رسولؐ اللہ سے اس کا ذکر کیا تو آپ نے فرمایا لوگوں کا کیا حال ہے کہ وہ ایسی شرطیں کرتے ہیں جو اللہ تعالیٰ کی کتاب میں نہیں۔ جس نے ایسی شرط کی جو اللہ تعالیٰ کی کتاب میں نہیں، وہ باطل ہے خواہ سو شرطیں کرے۔ اللہ کی شرط نہایت سچی اور نہایت مضبوط ہے۔

(صحیح بخاری کتاب البیوع باب البیع والشراء حدیث نمبر 2010)

اخلاق عالیہ صحابہ کرام حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم

انسان کی ایک خدمت یہ بھی ہے کہ اسے غلامی کے پنجۂ استبداد سے چھڑا کر آزادی کی فضا میں سانس لینے کا موقع بہم پہنچایا جائے۔

حضرت عبداللہ بن زبیرؓ بیان کرتے ہیں کہ حضرت ابوبکرؓ کا مکہ میں معمول تھا کہ بوڑھوں اور عورتوں کو اسلام لانے پر خرید کر آزاد فرمایا کرتے تھے۔ ایک دفعہ آپ کے والد بزرگوار نے کہا۔ اے بیٹے! میں دیکھتا ہوں کہ تم انسانوں کے ضعیف طبقہ کو آزاد کراتے ہو۔ اگر قوی مردوں کو خرید کر آزاد کیا کرو تو وہ تمہاری مدد کریں گے اور تمہیں فائدہ پہنچائیں گے اور تمہارے دشمنوں کو تم سے دور رکھیں گے۔ آپؓ نے فرمایا۔ اے والد بزرگوار! میں تو اس خدمت سے صرف اللہ تعالیٰ کی رضا چاہتا ہوں۔

(تاریخ الخلفاء از علامہ جلال الدین سیوطی)

صحابہ کرامؓ غلاموں کے آرام و آسائش کا بہت خیال رکھتے تھے۔ ایک دفعہ حضرت عبداللہ بن عمرؓ گھر میں تھے کہ نگران (جو غلاموں کی ضروریات وغیرہ پوری کرنے کے لئے رکھا ہوا تھا) آیا۔ آپ نے اس سے پوچھا۔ کیا غلاموں کو کھانا کھلا دیا ہے۔ اس نے کہا ابھی نہیں۔ فرمانے لگے۔ جاؤ انہیں کھانا کھلاؤ۔ کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ آدمی کے گنہگار ہونے کے لئے یہی کافی ہے کہ وہ ان سے ان کی خوراک روک لے جن پر وہ اختیار رکھتا ہے۔

(مسلم کتاب الزکوٰۃ باب فضل النفقة علی العیال والمملوك)

بعض دفعہ کاموں کے بوجھ ہلکا کرنے کے لئے خود بھی کام میں ان کے ساتھ شامل ہو جاتے۔ ایک دفعہ ایک شخص حضرت سلمان فارسیؓ کے پاس آیا۔ کیا دیکھتا ہے کہ آپ آٹا گوندھ رہے ہیں۔ اس نے تعجب سے آپ کو دیکھا اور کہا غلام کہاں ہے؟ فرمانے لگے۔ میں نے اسے ایک کام کے لئے بھیجا اور یہ پسند نہیں کیا کہ اس سے اور کام لوں اور اس لئے آٹا خود گوندھ رہا ہوں۔

(طبقات ابن سعد۔ تذکرہ حضرت سلمان فارسیؓ)

حضرت زینبؓ متعدد یتیموں کی پرورش کرتی تھیں۔ ایک دفعہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور حضرت بلالؓ کے ذریعہ دریافت کروایا کہ وہ اپنے شوہر اور ان یتیموں پر صدقہ کریں تو جائز ہے؟ ایک دوسری صحابیہ بھی اسی غرض سے در دولت پر کھڑی تھیں۔ حضرت بلالؓ نے رسول اللہ ﷺ سے دریافت کیا تو آپ ؐ نے فرمایا۔ ان کو دوہرا ثواب ملے گا۔ ایک قرابت کا دوسرا صدقہ کا۔

(بخاری کتاب الزکاۃ باب الزکاۃ علی الزوج)

ایک یتیم حضرت عبداللہ بن عمرؓ کے ساتھ کھانا کھایا کرتا تھا۔ ایک دن آپ نے کھانا منگوایا تو وہ موجود نہ تھا۔ آپ کھانا کھا چکے تو وہ آیا۔ آپ نے گھر پیغام بھجوایا تو کھانا موجود نہ تھا۔ آپ اس کے لئے ستو اور شہد لے کر آئے اور کہا لو کھاؤ تم کسی نقصان میں نہیں رہے۔

(ادب المفرد باب فضل من عال یتیما)

جب محمد بن ابی بکر کے قتل کے بعد ان کی بچیاں یتیم ہوگئیں تو ام المومنین حضرت عائشہؓ ان کی پرورش فرماتی تھیں۔

(موطا امام مالک باب الزکوٰۃ فیه من الحلی والتبر)

حضرت عائشہ جن یتیم بچوں کی پرورش کرتیں تو ان کے اموال مال تجارت میں لگا دیتیں تا ان کے مال کم نہ ہوں بلکہ زیادہ ہوں اور ان کو فائدہ پہنچے۔ (موطا امام مالک کتاب الزکوٰۃ باب اموال الیتمٰی)

جلسہ سالانہ امریکہ 2012ء

حضور انور کے خطبات جمعہ وخطابات

اور جلسہ کے دیگر پروگرام

اللہ تعالیٰ کے محض فضل سے جلسہ سالانہ امریکہ 29 جون تا یکم جولائی 2012ء پنسلوانیا فارم شو کمپلیکس میں منعقد ہو رہا ہے۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بنفس نفیس اس جلسہ میں رونق افروز ہوں گے۔ حضور انور کے خطبات جمعہ اور خطابات پاکستانی وقت کے مطابق درج ذیل اوقات میں Live نشر ہوں گے۔ احباب استفادہ فرمائیں۔

(6 جون 2012ء کے الفضل میں خطبہ کا ٹائم 11 بجے لکھا گیا تھا۔ یہ درست نہیں۔ خطبہ کیلئے نشریات 9:45 بجے رات شروع ہوں گی۔)

خطبہ جمعہ: مورخہ **22 جون** کے خطبہ جمعہ کیلئے (بیت الرحمٰن سلور سپرنگ سے) نشریات **9:45** سے **11:15** بجے رات ہوں گی۔

پہلا دن 29 جون

پرچم کشائی 9:45 رات

خطبہ جمعہ 10 بجے رات

اجلاس اول زیر صدارت امیر صاحب امریکہ،

تقاریر **1:30am تا 3:30am**

29 جون کو 9:45 رات تا 3:30 بجے صبح بغیر کسی وقفہ کے نشریات جاری رہیں گی۔

دوسرا دن 30 جون

تلاوت، نظم اور تقاریر

7:00pm تا 8:30pm

مستورات سے حضور انور کا خطاب

10:30pm تا 8:45pm

باقی صفحہ 8 پر

مکرم عطاء المجیب راشد صاحب

فرشتہ صفت چہرہ سچائی کا مظہر ہوتا ہے

ایک جدید تحقیق اور چار ایمان افروز واقعات

20مارچ 2012ء کی اخبار روزنامہ ''جنگ'' لندن میں ایک تازہ تحقیق کی مختصر رپورٹ شائع ہوئی ہے جو درج ذیل ہے۔

چہرے کے تاثرات انسان کے اندر کی حقیقت عیاں کرتے ہیں اور سائنس دان بھی اب اس سے متفق ہیں۔ ریسرچرز نے انسانی چہرے کے پانچ مسلز کا تجزیہ کیا جس میں لوگوں کے مختلف ردعمل اور غم وغیرہ کو بھی جانچا گیا۔ جھوٹ بولنے والوں کے تاثرات دوسروں سے مختلف تھے۔ ماہرین نفسیات نے مختلف ملکوں کے ٹیلی ویژن پر آنے والے 52افراد کے چہروں کی حرکات کا باریک بینی سے تجزیہ کیا جن میں برطانیہ کے لوگ بھی شامل تھے۔ یہ افراد لاپتہ لوگوں کی واپسی کی اپیل کررہے تھے ان میں سے نصف جھوٹ بول رہے تھے جن کو بعد میں قتل کے جرم میں سزائیں ہوئیں۔ ریسرچرز کا کہنا ہے کہ ان میں 26 جھوٹے اور 26 سچے لوگ تھے۔ تمام جھوٹے افراد کو ان کے جسمانی تاثرات (بشمول ڈی این اے شواہد) پر سزائیں ہوئیں۔ اس ریسرچ سے یہ ثابت ہوا کہ فرشتہ صفت چہرہ سچائی کا مظہر ہوتا ہے جھوٹے اپنے چہرے کے تاثرات کو کنٹرول نہیں کر سکتے۔

اس تحقیق کا لب لباب مرکزی نکتہ اور ماحصل یہ فقرہ ہے:

''فرشتہ صفت چہرہ سچائی کا مظہر ہوتا ہے۔''

یہ رپورٹ پڑھ کر مجھے سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود کی بابرکت زندگی کے چار واقعات یاد آ گئے جو آپ کی مقدس سیرت کے تابندہ گواہ بھی ہیں اور جن سے اس تازہ تحقیق کی تائید بھی ہوتی ہے۔ یہ واقعات احباب جماعت کے ازدیاد ایمان کے لئے بغیر کسی مزید تبصرہ کے درج ذیل کرتا ہوں۔ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ دوسرے پڑھنے والوں کو بھی بصیرت اور فہم عطا فرمائے۔ آمین

☆جناب ابوسعید عرب صاحب اول اول ایک بڑے آزاد مشرب اور نیچریت کے رنگ میں رنگے ہوئے تھے۔ حضرت اقدس کی کتاب ''آئینہ کمالات اسلام'' نے انہیں سلسلہ کی طرف متوجہ کیا اور حضرت مسیح پاک کی محبت کا تخم آپ کے دل میں جما دیا۔ ان کی حضرت اقدس سے ایک گفتگو کا ذکر ملفوظات نمبر چار میں ملتا ہے۔

''عرب صاحب نے بیان کیا کہ ایک دفعہ ایک چینی آدمی کے روبرو میں نے آپ کی تصویر کو پیش کیا۔ وہ بہت دیر تک دیکھتا رہا۔ آخر بولا کہ یہ شخص کبھی جھوٹ بولنے والا نہیں ہے پھر میں نے اور تصاویر بعض سلاطین کی پیش کیں۔ مگر ان کی نسبت اس نے کوئی مدح کا کلمہ نہ نکالا اور بار بار آپ کی تصویر کو دیکھ کر کہتا رہا کہ یہ شخص ہرگز جھوٹ بولنے والا نہیں۔''

(ملفوظات جلد چہارم صفحہ 278)

☆حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب بیان کرتے ہیں:

بیان کیا کہ مجھ سے حضرت والدہ صاحبہ نے کہ ان سے حضرت مسیح موعود نے بیان فرمایا کہ ایک دفعہ کسی مقدمہ کے واسطے میں ڈلہوزی پہاڑ پر جا رہا تھا راستہ میں بارش آ گئی میں اور میرا ساتھی یکہ سے اتر آئے اور ایک پہاڑی آدمی کے مکان کی طرف گئے جو راستہ کے پاس تھا۔ میرے ساتھی نے آگے بڑھ کر مالک مکان سے اندر آنے کی اجازت چاہی مگر اس نے روکا اس پر ان کی باہم تکرار ہو گئی اور مالک مکان تیز ہو گیا اور گالیاں دینے لگا۔ حضرت صاحب نے فرمایا کہ میں یہ تکرار سن کر آگے بڑھا۔ جونہی میری اور مالک مکان کی آنکھیں ملیں تو بیشتر اس کے کہ میں کچھ بولوں اس نے اپنا سر نیچے ڈال لیا اور کہا کہ اصل میں بات یہ ہے کہ میری ایک جوان لڑکی ہے اس لئے میں اجنبی آدمی کو گھر میں نہیں گھسنے دیتا مگر آپ بے شک اندر آ جائیں۔ حضرت صاحب فرماتے تھے کہ وہ ایک اجنبی آدمی تھا نہ میں اسے جانتا تھا اور نہ وہ مجھے جانتا تھا۔

(سیرت المہدی حصہ اول صفحہ 6)

☆حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب اپنی تقاریر کے مجموعہ ''سیرت طیبہ'' میں تحریر فرماتے ہیں:

غالباً 16-1915ء کی بات ہے کہ قادیان میں آل انڈیا ینگ مین کرسچین ایسوسی ایشن کے سیکرٹری مسٹر ایچ۔ اے۔ والٹر تشریف لائے۔ ان کے ساتھ لاہور کے ایف۔ سی کالج کے وائس پرنسپل مسٹر لوکاس بھی تھے۔ مسٹر والٹر ایک کٹر مسیحی تھے اور سلسلہ احمدیہ کے متعلق ایک کتاب لکھ کر شائع کرنا چاہتے تھے جب وہ قادیان آئے تو حضرت خلیفۃ المسیح الثانی سے ملے اور تحریک احمدیت کے متعلق بہت سے سوالات کرتے رہے اور دوران گفتگو میں کچھ بحث کا سا رنگ پیدا ہو گیا تھا۔ اس کے بعد انہوں نے قادیان کے مختلف ادارہ جات کا معائنہ کیا اور بالآخر مسٹر والٹر نے خواہش ظاہر کی کہ میں بانیٔ سلسلہ کے کسی پرانے صحبت یافتہ عقیدت مند کو دیکھنا چاہتا ہوں۔ چنانچہ قادیان کی بیت مبارک میں حضرت مسیح موعود کے ایک قدیم اور فدائی (رفیق) منشی محمد اروڑا صاحب سے ان کی ملاقات کرائی گئی۔ اس وقت منشی صاحب مرحوم نماز کے انتظار میں (بیت) میں تشریف رکھتے تھے۔ رسمی تعارف کے بعد مسٹر والٹر نے منشی صاحب موصوف سے دریافت کیا کہ۔

''آپ مرزا صاحب کو کب سے جانتے ہیں اور آپ نے ان کو کس دلیل سے مانا اور ان کی کس بات نے آپ پر زیادہ اثر کیا؟''

منشی صاحب نے جواب میں بڑی سادگی سے فرمایا:

''میں حضرت صاحب کو ان کے دعویٰ سے پہلے جانتا ہوں میں نے ایسا پاک اور نورانی انسان کوئی نہیں دیکھا۔ ان کا نور اور ان کی مقناطیسی شخصیت ہی میرے لئے ان کی سب سے بڑی دلیل تھی۔ ہم تو ان کے منہ کے بھوکے تھے۔''

یہ کہہ کر منشی صاحب حضرت مسیح موعود کی یاد میں بے چین ہو کر اس طرح رونے لگے کہ جیسے ایک بچہ اپنی ماں کی جدائی میں بلک بلک کر روتا ہے۔ اس وقت مسٹر والٹر کا یہ حال تھا کہ یہ نظارہ دیکھ کر ان کا رنگ سفید پڑ گیا تھا اور وہ محو حیرت ہو کر منشی صاحب موصوف کی طرف ٹکٹکی باندھ کر دیکھتے رہے اور ان کے دل میں منشی صاحب کی اس سادہ بات کا اتنا اثر تھا کہ بعد میں انہوں نے اپنی کتاب ''احمدیہ موومنٹ'' میں اس واقعہ کا خاص طور پر ذکر کیا اور لکھا کہ۔

''مرزا صاحب کو ہم غلطی خوردہ کہہ سکتے ہیں مگر جس شخص کی صحبت نے اپنے مریدوں پر ایسا گہرا اثر پیدا کیا ہے اسے ہم دھوکے باز ہرگز نہیں کہہ سکتے۔''

(''احمدیہ موومنٹ'' مصنفہ مسٹر ایچ۔اے۔والٹر)

(سیرت طیبہ صفحہ 140-141)

☆حضرت مولوی سید محمد سرور شاہ صاحب کی روایت سے ایک اور ایمان افروز واقعہ حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب نے اپنی کتاب ''سیرت طیبہ'' میں صفحہ 142-143 پر ان الفاظ میں بیان فرمایا ہے:

حضرت مولوی سید محمد سرور شاہ صاحب جو حضرت حضرت مسیح موعود کے ایک بزرگ (رفیق) اور جماعت احمدیہ کے ایک جید عالم تھے فرمایا کرتے تھے کہ ایک دفعہ مردان کا ایک شخص حضرت مسیح موعود کے زمانہ میں حضرت مولوی نورالدین صاحب خلیفہ اول کی طب کا شہرہ سن کر آپ سے علاج کرانے کی غرض سے قادیان آیا۔ یہ شخص حضرت مسیح موعود کا سخت ترین دشمن تھا اور بمشکل قادیان آنے پر رضامند ہوا تھا اور اس نے قادیان آ کر اپنی رہائش کے لئے مکان بھی احمدی محلّہ سے باہر لیا۔ جب حضرت خلیفۃ المسیح الاول کے علاج سے اسے خدا کے فضل سے افاقہ ہو گیا اور وہ اپنے وطن واپس جانے کے لئے تیار ہوا تو اس کے ایک احمدی دوست نے اسے کہا کہ تم نے حضرت مسیح موعود کو تو دیکھنا پسند نہیں کیا مگر ہماری (بیت) تو دیکھتے جاؤ۔ وہ اس بات کے لئے رضامند ہو گیا مگر یہ شرط کی کہ مجھے ایسے وقت میں (بیت) دکھاؤ کہ جب حضرت مرزا صاحب (بیت) میں نہ ہوں چنانچہ یہ صاحب انہیں ایسے وقت میں قادیان کی (بیت) مبارک دکھانے کے لئے لے گئے کہ جب نماز کا وقت نہیں تھا اور (بیت) خالی تھی۔ مگر قدرت خدا کا کرنا یہ ہوا کہ ادھر یہ شخص (بیت) میں داخل ہوا اور ادھر حضرت مسیح موعود کے مکان کی کھڑکی کھلی اور حضور کسی کام کے تعلق میں اچانک (بیت) میں تشریف لے آئے۔ جب اس شخص کی نظر حضرت مسیح موعود پر پڑی تو وہ حضور کا نورانی چہرہ دیکھتے ہی بے تاب ہو کر حضور کے قدموں میں آ گرا اور اسی وقت بیعت کر لی۔

(سیرۃ المہدی حصہ اول روایت 73)

سردست ان چار واقعات پر اکتفا کرتا ہوں۔ حق تو یہ ہے کہ جیسے حضرت مسیح پاک نے اپنے ایک عارفانہ شعر میں فرمایا ہے:

صاف دل کو کثرت اعجاز کی حاجت نہیں
اک نشاں کافی ہے گر دل میں ہے خوف کردگار

بیت الذکر میں ٹوپی کا اہتمام

محترمہ طاہرہ صدیقہ ناصر صاحبہ حرم حضرت خلیفۃ المسیح الثالث اپنے ایک مضمون میں تحریر فرماتی ہیں۔

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع لڑکوں کے لئے ٹوپی کا استعمال خصوصاً (بیت الذکر) میں جاتے ہوئے ضروری سمجھتے۔ میں نے کبھی آپ کو بچوں کی کسی کوتاہی پر ڈانٹتے ہوئے نہیں دیکھا۔ لیکن اس معاملے میں اپنے ایک نواسے کو جب حضور نے (بیت الذکر) میں ٹوپی کے بغیر دیکھا تو اس کے والدین کے ساتھ اتنی ناراضگی کا اظہار فرمایا کہ میں نے کبھی آپ کو ایسا ناراض نہیں دیکھا آپ نے ان سے یہ بھی فرمایا کہ حضرت مصلح موعود اگر اپنے بیٹوں کو (بیت الذکر) میں بغیر ٹوپی کے دیکھ لیتے تو ان کی ٹنڈیں کروا دیا کرتے تھے فرمایا اگر اب میں نے دیکھا تو ٹنڈ کروادوں گا رات کے کھانے پر فرمایا کہ میں نے سوچا کہ مصلح موعود کے تو وہ بیٹے تھے ان کا حق تھا کہ ان کی ٹنڈیں کروا دیتے میرا تو یہ نواسا ہے میرا یہ حق نہیں ہے۔ حضور اپنی ذات کے لئے بھی ٹوپی کا بہت اہتمام رکھتے۔

(الفضل ربوہ 11/اکتوبر 2003ء)

پبلشر و پرنٹر : طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ | مطبع : ضیاء الاسلام پریس | مقام اشاعت : دارالنصر غربی چناب نگر ربوہ | قیمت 5 روپے

جماعت احمدیہ کے دیرینہ خادم، عالم دین اور سابق صدر عمومی

حضرت مولانا حکیم خورشید احمد صاحب شاد کی ہمہ جہت شخصیت

محترم ناصر احمد ظفر بلوچ صاحب مرحوم سیکرٹری امور عامہ لوکل انجمن احمدیہ ربوہ

(قسط دوم آخر)

خدمات سلسلہ

محترم حکیم خورشید احمد صاحب کا تقرر بطور صدر عمومی لوکل انجمن احمدیہ ربوہ میں جون 1974ء میں ہوا۔ آپ اس اہم عہدہ پر 20 سال تک فائز رہے اور یہ عرصہ جماعتی ابتلاؤں کے لحاظ سے غیر معمولی تھا۔ جس میں قدم قدم پر نت نئے مسائل سامنے آتے رہے۔ آپ نے ان کا مردانہ وار اور حکمت کے ساتھ جرأت و بہادری سے مقابلہ کیا اور ہر میدان میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے کامیاب رہے۔ دو خلفاء سلسلہ کا اعتماد اور محبت و اطاعت کا رشتہ قائم رہا۔ اس کے ساتھ ساتھ آپ مجلس افتاء، مجلس کارپرداز، قضاء کے رکن اور قاضی بھی رہے۔ آپ کی خدمات کے چند واقعات ہدیہ قارئین ہیں۔

جب آپ نے اس عہدہ پر خدمات کا سلسلہ شروع کیا تو لوکل انجمن احمدیہ کا کوئی باقاعدہ دفتر نہ تھا نہ صرف دفتر بلکہ بقول مکرم مولوی محمد صدیق صاحب (سابق صدر عمومی و سابق لائبریرین) کوئی کلرک تک بھی نہ تھا۔ یہاں یہ امر قابل ذکر ہے کہ اگر یہ کہا جائے کہ لوکل انجمن احمدیہ کا صحیح معنوں میں تعارف اور افادیت عام آپ ہی کے عہد میں روز بروز اجاگر اور واضح ہوتی چلی گئی تو غلط نہ ہوگا۔ جس کا بنیادی مقصد یہ بھی تھا کہ مرکز سلسلہ کے مرکزی دفاتر کا قیمتی وقت بچایا جائے تا کہ پاکستان بھر میں پھیلی ہوئی تمام جماعتوں کی خدمت اور تعلیم و تربیت پر کماحقہ مذکورہ دفاتر اپنی توجہ مرکوز رکھ سکیں۔ ان حالات میں محترم حکیم صاحب نے صحیح معنوں میں حضور انور اور مرکز سلسلہ کی راہنمائی میں اہل ربوہ کی خدمت اور ان کے مسائل حل کرنے میں موثر اور مخلصانہ تاریخی کردار ادا کیا۔ جو ہمیشہ یاد رکھا جائے گا۔

حضو انور کے ارشادات، ہدایات، احکامات اور تحریکات کو ہمہ وقت سرفہرست رکھتے۔ زیادہ تر بذات خود ہی اہل ربوہ کی خدمت پر کمربستہ رہتے تھے۔ اگرچہ ابتدائی دور میں روزمرہ کے سماجی و معاشرتی مسائل کے حل کیلئے دو مصالحتی بورڈ قائم تھے نیز بیسیوں مخلصین بھی لوکل انجمن احمدیہ میں خدمت سلسلہ کا اعزاز پا رہے تھے۔ اس زمانے میں حضرت صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر مقامی نے آپ کو فرمایا کہ آپ قواعد کے مطابق باقاعدہ اپنی مجلس عاملہ کی منظوری نظارت علیاء سے حاصل کریں۔ اس کی تعمیل میں محترم حکیم صاحب نے مجلس عاملہ بنائی اور اس کی منظوری کی درخواست حضرت ناظر صاحب اعلیٰ کی خدمت میں پیش کی۔ اس مجلس عاملہ کی تین سال کیلئے منظوری زیر نمبر 2337 مورخہ 24/اکتوبر 1992ء کو دی گئی۔ یہ سہ سالہ منظوری 30 جون 1995ء تک دی گئی تھی۔ اس طرح محترم حکیم صاحب کے دور کی یہ پہلی اور آخری مجلس عاملہ تھی جسے آپ کے ساتھ خدمت سلسلہ کی سعادت نصیب ہوئی۔ مجلس عاملہ کی تفصیل درج ذیل ہے۔

1۔ مکرم ریاض محمود صاحب مربی سلسلہ سیکرٹری اصلاح وارشاد و دعوت الی اللہ

2۔ مکرم ماسٹر اختر جاوید صاحب تقسیم کیسٹس وغیرہ

3۔ مکرم صوبیدار صلاح الدین صاحب

4۔ مکرم پروفیسر محمد اسلم صابر صاحب سیکرٹری تعلیم

5۔ مکرم ماسٹر عبدالرب صاحب سیکرٹری مال

6۔ خاکسار ناصر احمد ظفر سیکرٹری امور عامہ

7۔ مکرم بشیر احمد سیفی صاحب آڈیٹر

سیکرٹریان تحریک جدید اور وقف جدید کے بارے میں لکھا کہ متعلقہ ادارہ جات سے ہر دو کی منظوری حاصل کریں۔ ان کے علاوہ دیگر دوستوں کی منظوری آپ خود دے سکتے ہیں۔

محترم حکیم صاحب نے بیت مہدی کے پہلو میں پہلے مرحلہ کے طور پر ایک باقاعدہ خوبصورت اور جدید طرز تعمیر کا حامل دفتر صدر عمومی تعمیر کروانے کی توفیق پائی۔ جس کا باضابطہ افتتاح 1983ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے اپنے دست مبارک سے فرمایا۔ محترم حکیم خورشید احمد صاحب فرمایا کرتے تھے کہ جب مجھے بطور صدر عمومی خدمات کے فرائض سونپے گئے تو اس وقت میرے دفتر میں چند لکڑی کی کرسیاں ایک میز اور چند رجسٹر تھے۔ اگر دفتر لوکل انجمن احمدیہ کی عمارت، اس کے شعبہ جات اور عملہ کی تعداد کا اس کے ماضی قریب سے موازنہ کیا جائے تو اللہ تعالیٰ کے فضل اور رحمت کا نظارہ سامنے آجاتا ہے۔ بے پناہ وسعت بے پناہ ترقی۔ اب اس تصویر کا دوسرا رخ ملاحظہ ہو۔

مکرم مولوی محمد صدیق صاحب جنہیں لمبا عرصہ بطور صدر عمومی خدمت کرنے کی توفیق ملی، آغاز میں آپ کے پاس صرف ایک مددگار کارکن تھا وہ بھی جزوقتی۔ بعد میں ایک کلرک ملا۔ جبکہ حکیم خورشید احمد صاحب کے سال 1994ء میں دو کلرک تھے تین مددگار کارکن تھے اور محلّہ جات کی تعداد 35 تھی۔

موجودہ دور میں محلّہ جات کی تعداد 70 ہوگئی ہے۔ جبکہ کارکنوں کی مجموعی تعداد تقریباً 60 ہے۔ اور مختلف شعبہ جات جن میں دفتر جنرل سیکرٹری، شعبہ عمومی، شعبہ خدمت خلق، شعبہ امور عامہ، شعبہ ڈاک کیلئے الگ الگ دفاتر کا انتظام ہے۔ جبکہ صدر صاحب عمومی کی مجلس عاملہ میں تقریباً 25/ارکان ہیں۔ اب نہ صرف لوکل انجمن احمدیہ میں بلکہ مرکز سلسلہ ربوہ کے تمام دفاتر میں وسع مکانک کا روح پرور نظارہ نظر آتا ہے۔

دفتر صدر عمومی میں توسیع

صدر عمومی کے عہدہ ملنے سے پہلے آپ حلقہ گولبازار کے صدر بھی تھے۔ آغاز میں بیت مہدی سیدھے سادے ایک لمبے کمرے پر مشتمل تھی جبکہ آبادی میں غیر معمولی اضافہ ہو چکا تھا۔ آپ نے مسائل کے باوجود اس کی تعمیر و توسیع کی طرف خاص توجہ دی۔ گولبازار کی اہمیت اور اس کی مناسبت سے اس کی از سر نو تعمیر کا منصوبہ بنایا۔ جب جملہ وسائل مہیا ہوگئے تو آپ نے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کی خدمت میں بیت مہدی کا سنگ بنیاد رکھنے کی درخواست پیش کی۔ مورخہ 18 فروری 1973ء کو بیت مہدی کی پختہ عمارت کے سنگ بنیاد رکھنے کی تقریب منعقد ہوئی۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث نے آپ کی درخواست پر بعد نماز عصر خود بنیاد رکھنے کا وعدہ فرمایا۔ مگر علالت طبع کے باعث حضور تشریف نہ لاسکے۔ حضور کے ارشاد پر حضرت مولانا ابوالعطاء صاحب نے سنگ بنیاد رکھا اور دعا کروائی۔ اس تقریب کی رپورٹ اور فوٹو الفرقان ربوہ مارچ 1973ء میں شائع ہوئی تھی۔

ڈش انٹینا کے ذریعہ خدمت

ابھی ایم ٹی اے انٹرنیشنل کی نشریات کا آغاز نہیں ہوا تھا تو خطبہ جمعہ کی آڈیو کیسٹس ہر محلّہ میں باقاعدگی سے بجھواتے اور سننے کا انتظام کرواتے اور پھر جب ڈش انٹینا کا دور شروع ہوا تو ربوہ میں زیادہ سے زیادہ ڈش انٹینا کی تنصیب کو یقینی بنانے کیلئے آپ پر ایک دھن سوار تھی۔ اس سلسلہ میں آپ نے مختلف مارکیٹوں میں اور صاحب فن افراد سے مشاورت کی اور رابطے جاری رکھے تا کہ کم سے کم قیمت میں زیادہ سے زیادہ ڈش انٹینا کی سہولت اہل ربوہ کو مہیا کی جاسکے۔ آپ نے سرگودھا کے ایک ماہر سے رابطہ بھی کیا جنہوں نے بہت ارزاں قیمت پر ڈش تیار کرکے بجھوائے اور وہ خود بھی ربوہ آکر تعاون فرماتے رہے۔ محترم حکیم صاحب ان کے اس تعاون پر بہت ہی متاثر تھے۔

جماعتی خدمت میں زیادہ سے زیادہ وقت صرف کرنے کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے آپ کو بہت برکتوں سے نوازا۔ خدمات سے قبل آپ کی صحت اور کاروبار دونوں واجبی سے تھے۔ آپ جیسے جیسے جماعتی دینی خدمات اور انفاق فی سبیل اللہ میں بڑھتے گئے ایسے ہی خدا تعالیٰ نے انہیں اپنے فضلوں کی بارشوں سے نوازا۔

مقدمات

معاندین کی طرف سے جماعت پر یا کسی فرد جماعت پر جب بھی مشکل آتی محترم حکیم صاحب مردانہ وار حکمت اور جرأت سے اسے ناکام کر کے رکھ دیتے۔ جب معاندین مخالفین نے دیکھا کہ حکیم صاحب ہمارے تمام حربے ناکام کئے جارہے ہیں۔ ہم انہیں جتنا دبانے کی کوشش کرتے ہیں یہ اتنا ہی اُبھر کر سامنے آجاتے ہیں۔ تب انہوں نے حکیم صاحب کے خلاف بے بنیاد اور بے سروپا مقدمات کا سلسلہ شروع کر دیا۔ تاہم پولیس پر آپ کا غیر معمولی نیک اثر تھا۔ جتنے بھی مقدمات آپ پر قائم کئے گئے اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے آپ کو باعزت بری فرمایا۔ آپ کو اسیر راہ مولیٰ ہونے کا اعزاز بھی حاصل ہے۔

مورخہ 16/اگست 1994ء کو حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے ایم ٹی اے کے پروگرام میں محترم حکیم صاحب کے انتقال پر جو تفصیلی ذکر خیر فرمایا۔ اس میں ان کے مقدمات کے بارے میں حضور انور نے یوں فرمایا۔

”......مقدمات میں پڑ کر اور سنگین صورت حالات میں حضرت مولوی صاحب کی صلاحیتیں نکھر کر سامنے آجاتی تھیں“۔

محترم حکیم صاحب کے خلاف چند مقدمات کا ذکر پیش ہے۔

(1) مورخہ 6/اپریل 1982ء کو آپ اور جماعت کے دیگر معززین کے خلاف مقدمہ نمبر 43 بجرم 295-A چاک ہوا۔ جس میں جملہ معزز نامزد ملزمان 4/اکتوبر 1989ء کو ہائیکورٹ سے باعزت بری ہوئے۔

(2) مورخہ 26 جون 1984ء کو مقدمہ نمبر 84/ 122 بجرم 307/323,342, 148/149 تھانہ ربوہ چاک ہوا۔ جس میں مورخہ 27 جون 1984ء کو محترم حکیم صاحب کے علاوہ محترم چوہدری ظہور احمد صاحب باجوہ، مکرم خواجہ مجید احمد صاحب، مکرم مبارک احمد سلیم صاحب اور مکرم وسیم احمد انور صاحب گرفتار ہوئے۔ مذکورہ مقدمہ میں مکرم عبدالعزیز بھامبڑی صاحب بھی 10/اگست 1984ء کو گرفتار ہوئے۔ مکرم وسیم احمد انور صاحب اور مکرم مبارک احمد سلیم صاحب کے خط کے جواب میں مورخہ 10/اگست 1984ء کو حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے فرمایا۔

''آپ دونوں کا خط ملا اور اسیران احمدیت کی یاد میرے زخموں کو تازہ کر گئی دن میں کئی کئی بار اور رات کو تو اور بھی زیادہ ذہن مکرم باجوہ صاحب، حکیم خورشید احمد صاحب، خواجہ مجید احمد صاحب اور آپ دونوں کی طرف منتقل ہوتا رہتا ہے۔ اب تو سنا ہے کہ مولوی عبدالعزیز بھامبڑی صاحب بھی آپ سے آ ملے ہیں ...... آج لکھوکھہا مظلوم دوسرے انسانوں کے ظلم وستم کا نشانہ بنے ہوئے ہیں۔ بعض اذیتیں سہہ کر گمنامی کی حالت میں دم توڑ رہے ہیں۔ بعض کے مقدر میں عمر بھر کی ہولناک قید تنہائی لکھ دی جاتی ہے لیکن کون ہے دنیا میں جو ان کے درد سے پُر اس طرح تڑپے اور بے قرار ہو جس طرح آج آپ کیلئے لکھوکھہا بندگان خدا بیقرار ہیں اور تڑپ رہے ہیں۔ پھر یہ ایک دو نسل کی باتیں نہیں۔ قیامت تک آپ کا نام آسمان احمدیت پر ستارے بن کر چمکتا رہے گا ......

پیارے برادران باجوہ صاحب، حکیم خورشید صاحب، خواجہ صاحب اور آپ دونوں کو میرا نہایت محبت بھرا سلام اور پیار اس وقت میرے تصور کی آنکھ بڑی محبت سے مگر سخت بے بسی کے حال میں آپ سب کو دیکھ رہی ہے۔ خدا حافظ۔

پہلے محترم حکیم صاحب، محترم باجوہ صاحب، محترم خواجہ صاحب کو تھانہ بھوانہ کی حوالات میں محبوس رکھا گیا۔ تھانہ بھوانہ کے علاوہ ڈسٹرکٹ جیل فیصل آباد میں قید و بند کی صعوبتیں برداشت کیں اس عرصہ میں نہ صرف سینکڑوں قیدی بلکہ جیل افسران بھی آپ کے مفت علاج سے شفایاب ہوئے بلکہ اس کار خیر کا نیک اثر رہائی کے بعد بھی محترم حکیم صاحب کی زندگی تک قائم رہا اور ان لوگوں کے محترم حکیم صاحب کے ساتھ روابط سرسبز و شاداب رہے۔

محترم حکیم صاحب کے پولیس میں نیک اثر اور ان کی اور ان کے ساتھیوں کی بیگناہی کا اندازہ اس بات سے لگایا جا سکتا ہے کہ ایک روز ایک سینئر پولیس افسر خود تھانہ بھوانہ تشریف لائے اور محترم حکیم صاحب سے ہمدردانہ آواز میں یوں مخاطب ہوئے حکیم صاحب مجھے آپ کی بے گناہی کا مکمل یقین ہے لیکن یہ پرچہ حکومتی پالیسی کا نتیجہ ہے۔ جس میں مَیں بے بس ہوں۔ اس کے ساتھ ہی قریب کھڑے ایس ایچ او کو حکم دیا کہ یہ میرے ذاتی مہمان ہیں انہیں ہر قسم کی سہولت مہیا کی جائے۔ 19 جولائی 1984ء کو معاندین کی کوشش کے نتیجہ میں مذکورہ مقدمہ ڈپٹی مارشل لاء ایڈمنسٹریٹر کو بھجوایا گیا لیکن مارشل لاء انتظامیہ نے اسے ناقابل سماعت قرار دے کر واپس بھجوا دیا۔ مورخہ 3 ستمبر 1984ء کو آپ اور آپ کے معزز رفقاء ہائی کورٹ سے ضمانت پر رہا ہوئے۔ اس طرح آپ نے دو ماہ سے زائد عرصہ قید و بند میں گزار کر اسیر راہ مولیٰ کا اعزاز پایا۔ مذکورہ مقدمہ کے ملزمان کو 10 فروری 1991ء کو بعدالت مجسٹریٹ دفعہ 30 سرگودھا نے باعزت بری کر دیا۔

(3) آپ کے خلاف تیسرا مقدمہ نمبر 144 مورخہ 22 مئی 1989ء بجرم 298/C چاک ہوا۔ اس مقدمہ میں آپ کے علاوہ مکرم قاضی منیر احمد صاحب، مکرم چوہدری رشید احمد صاحب (معاون ناظر امور عامہ) اور مکرم چوہدری مبارک احمد طاہر صاحب کو بھی نامزد کیا گیا تھا۔ جو کافی عرصہ زیر کارروائی رہا۔

محترم حکیم صاحب کے خلاف دوران صدارت 4 مقدمات بنائے گئے۔ مخالفین کی طرف سے مقدمات کا اندراج اور قید و بند آپ کے پائے استقلال میں رائی برابر بھی کمی نہ کر سکے۔

یہ امر قابل ذکر ہے۔ مذکورہ چاروں مقدمات میں محترم صدر صاحب عمومی کے ساتھ جماعت کے انتہائی قابل احترام بزرگ بھی شامل تھے۔

وسعت علمی

مکرم مولانا محمد صدیق صاحب گورداسپوری لکھتے ہیں۔

......مکرم و محترم مولانا خورشید احمد صاحب ہمارے حدیث کے استاد مقرر ہوئے۔ آپ نے جس محنت لگن اور محبت کے ساتھ یہ مضمون پڑھایا وہ قابل داد ہے۔ یوں محسوس ہوتا تھا کہ خدا تعالیٰ کے فضل سے آپ کو علوم حدیث پر خوب عبور حاصل ہے۔ روایت و درایت کے اصول۔ مختلف احادیث میں باہمی تطبیق اور ان کے حل کے طریق۔ اسماء الرجال اور جرح و تعدیل وغیرہ علوم پر گھر سے باقاعدہ نوٹس تیار کر کے لاتے اور طلباء کو لکھواتے۔ جواب تک میرے پاس موجود ہیں۔ اور حدیث کے مالہ و ماعلیہ پر خوب روشنی ڈالتے۔ جس سے حدیث کا مفہوم اچھی طرح سمجھ آ جاتا۔

......جب 1984ء میں آخری بار سیرالیون سے واپس آیا۔ تو آپ اس وقت صدر عمومی جیسے اہم اور جان جوکھوں میں ڈالنے والے عہدہ پر فائز تھے۔ خاکسار کو کوارٹرز تحریک جدید کا صدر محلّہ منتخب کیا گیا تو ایک بار پھر آپ کے ساتھ اور آپ کی نگرانی میں کام کرنے کا موقعہ مل گیا۔ میں نے دیکھا کہ آپ اپنے دواخانہ کی پرواہ کئے بغیر سلسلہ کے کاموں میں ہمہ تن مصروف رہتے۔ جماعتی طور پر ان دنوں حالات سخت خراب اور نامساعد تھے۔ بلکہ متواتر ایسے ہی حالات میں آپ کو کام کرنا پڑا۔ مگر آپ نے سب حالات کا بڑی جرأت اور دلیری اور کامل عزم و ہمت کے ساتھ مقابلہ کیا اور جماعتی مفادات کا دفاع کیا۔ اس طرح آپ کامل وفاداری اور جاں نثاری کے ساتھ سلسلہ کے کاموں میں مصروف عمل رہنے اور محنت اور احساس ذمہ داری کی طویل داستان اپنے پیچھے چھوڑ کر اپنے مولیٰ حقیقی کے پاس حاضر ہو گئے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو جنت میں بلند مقام عطا فرمائے۔

(روزنامہ الفضل 8 نومبر 1994ء)

تین اعزاز

بحیثیت صدر عمومی آپ کی مخلصانہ خدمات کے صلہ میں اللہ تعالیٰ نے آپ کو تین اہم اعزازات سے نوازا۔

1۔ 1989ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے کچھ عرصہ کیلئے آپ کو امیر مقامی ربوہ مقرر فرمایا۔

2۔ آپ نے اسیران راہ مولیٰ میں شمولیت کا اعزاز پایا۔

3۔ آپ کی خدمات کے اعتراف میں آپ کی تدفین قطعہ بزرگان میں ہوئی۔ جو قابل ذکر خدمات سرانجام دینے والے احباب کی تدفین کیلئے مخصوص ہے۔ یہ اعزاز خلیفہ وقت کی طرف سے ہی ملتا ہے۔ نیز حضور نے آپ کی وفات کے بعد حضرت کے لقب سے ملقب فرمایا۔

سفر آخرت

محترم حکیم صاحب اگست 1994ء کے دوسرے ہفتہ میں بغرض استراحت چند یوم کے لئے اسلام آباد تشریف لے گئے۔ تا کثرت کار کی وجہ سے کسی قدر ذہنی، جسمانی اور اعصابی لحاظ سے فراغت کے کچھ لمحات میسر آ سکیں۔ لیکن وہاں جاتے ہی آپ کو عارضہ قلب کی شکایت محسوس ہوئی۔ ابتداءً تو آپ حسب معمول تقویت قلب کی اپنی دیسی ادویات استعمال کرتے رہے مگر جب تکلیف بڑھنے لگی تو فوری طور پر ہسپتال میں داخل ہونا پڑا۔ لیکن مرض بڑھتا گیا جوں جوں دوا کی، والا معاملہ ہو گیا۔ اللہ تعالیٰ کی تقدیر غالب آئی، آپ 16/اگست 1994ء کی درمیانی شب بوقت اڑھائی بجے ملٹری ہسپتال راولپنڈی میں بعمر 73 سال اپنے خالق حقیقی سے جا ملے۔ آپ کا جسد خاکی راولپنڈی سے اگلے دن صبح آٹھ بجے روانہ ہوا۔ روانگی سے قبل راولپنڈی میں نماز جنازہ پڑھی گئی سہ پہر چار بجے جب محترم مولوی صاحب کا جنازہ ربوہ پہنچا تو اسے آپ کے گھر واقع دارالصدر شمالی میں دیدار عام کیلئے رکھ دیا گیا۔ اور اسی دن بعد نماز مغرب بیت مبارک میں محترم مولانا دوست محمد صاحب شاہد مورخ احمدیت نے نماز جنازہ پڑھائی۔ جس کے بعد بہشتی مقبرہ قطعہ بزرگان میں تدفین عمل میں آئی۔ قبر تیار ہونے پر محترم سید احمد علی شاہ صاحب نائب ناظر اصلاح وارشاد مرکزیہ نے دعا کرائی۔ اس موقع پر باوجود بارش کے ہزاروں احباب جماعت موجود تھے۔ سوگواروں کا ہجوم اس قدر بڑھا ہوا تھا کہ ان کی راہنمائی کیلئے اور انہیں منظّم رکھنے کے خیال سے خدام الاحمدیہ کے رضا کار باقاعدہ ڈیوٹیاں دے رہے تھے اور بہت سارے لوگ بوجہ بارش بہشتی مقبرہ میں بھی نہ پہنچ سکے۔

یہ امر بھی قابل ذکر ہے کہ چیئرمین، کونسلر، سرکاری و غیر سرکاری افسران اور دیگر غیر از جماعت دوست و معززین بھی محترم حکیم صاحب کی بوقت تدفین حاضر رہے اور بعد از تدفین بھی مولوی صاحب کی تعزیت کے لئے گھر تشریف لاتے رہے۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ محترم مولوی صاحب کے درجات بلند فرمائے۔

حکیم صاحب کی وفات کے بعد ایک غیر از جماعت دوست اٹھارہویں سکیل کے سرکاری افسر نے حضور اقدس کی خدمت میں تعزیتی خط لکھا۔ جس کے جواب میں مورخہ 18/اگست 1994ء کو حضور نے فرمایا۔

''مکرم حکیم خورشید احمد صاحب کی وفات پر آپ کی طرف سے دلی تعزیت کا خط ملا۔ واقعی مرحوم بہت ہمدرد، نیک دل، نافع النفس وجود تھے۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کے درجات بلند فرمائے آپ نے جن نیک جذبات کا اظہار کیا ہے وہ یقیناً قابل قدر ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو اپنے غیر معمولی فضلوں سے نوازے''۔

محترم حکیم صاحب کی وفات پر حضرت صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر مقامی نے بہت غم اور دکھ کا اظہار کیا۔ محترم حکیم صاحب کی وفات سے اگلی صبح جب خاکسار (راقم الحروف) دفتر صدر عمومی میں موجود تھا تو حضرت صاحبزادہ صاحب موصوف کا ڈرائیور آیا اور کہا کہ آپ کو فوری طور پر حضرت میاں صاحب نے بلایا ہے اور مجھے آپ کو لینے کیلئے بھیجا ہے۔ خاکسار اس کے ساتھ حضرت میاں صاحب کی خدمت میں حاضر ہوا۔ خاکسار کو دیکھتے ہی حضرت میاں صاحب نے فرمایا محترم مولوی صاحب کی وفات کا غیر معمولی دکھ اور صدمہ ہوا ہے۔ اس کے بعد آپ نے مندرجہ ذیل ہدایات سے نوازا۔

(1) دفتر لوکل انجمن احمدیہ کھلا رہنا چاہئے جہاں ڈیوٹی پر ذمہ دار افراد موجود ہوں۔

(2) محترم حکیم صاحب کے گھر میری طرف سے ہمدردی اور افسوس کا اظہار کریں۔

(3) تعزیت کے سلسلہ میں آنے جانے والے افراد کیلئے پانی، شامیانے اور کرسیوں وغیرہ کا انتظام کرادیں۔

(4) گھر والوں اور باہر سے آنے والوں کے کھانے کا انتظام دارالضیافت سے کرائیں۔

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے احمدیہ ٹیلی ویژن کے پروگرام ملاقات میں مورخہ 16 /اگست 1994ء میں فرمایا اور آپ کو ''حضرت مولوی خورشید احمد صاحب'' کہہ کر اپنے قلبی جذبات سے اور اس قدر و منزلت سے احباب کو مطلع کیا جو آپ ایک خادم سلسلہ حضرت حکیم خورشید احمد صاحب کے لئے اپنے قلب صافی میں رکھتے تھے۔

حضور نے فرمایا۔''مولوی صاحب نے جماعت کی بہت خدمت کی ہے۔ وہ بہت گہرے عالم تھے۔ حدیث کا ٹھوس علم حاصل تھا۔ جامعہ میں میرے استاد بھی رہے۔ بہت ہی گہرا علم اور وسیع نظر تھی۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے آپ کو دیوبند بھیج کر حدیث کا علم دلوایا۔ دوسری خوبی ان کی یہ تھی کہ بڑی انتظامی صلاحیت کے مالک تھے۔ جب بڑے مشکل اوقات میں جماعت کے خلاف شدید دشمنی کا اظہار کیا گیا۔ ایسے مشکل مواقع پر ربوہ کے عوام کی سرپرستی کرنے میں حضرت مولوی صاحب کا بہت بڑا ہاتھ تھا۔ اللہ تعالیٰ نے ان کے ہاتھ میں شفاء دی تھی۔ بہت سے ایسے مریض جو حکومت کے ملازم ہوتے تھے یا علاقے کے بڑے زمیندار جن سے عموماً شر پہنچتا تھا وہ مولوی صاحب کی مخالفت نہیں کرتے تھے۔ اس کی وجہ یہ تھی کہ ان کی حکمت اور طبابت کے نسخے بہت مفید ہوتے تھے۔ چنیوٹ سے بھی سلسلے کے مخالف یا تو بھیس بدل کر دوا لینے آتے یا کسی کو بھجوا دیتے اور درخواست کرتے کہ ہمارا نام نہ لیا جائے۔

حضرت صاحب نے فرمایا کہ مقدمات میں پڑ کر اور سنگین صورت حالات میں حضرت مولوی صاحب کی صلاحیتیں نکھر کر سامنے آجاتی تھیں۔

(روزنامہ الفضل 18/اگست 1994ء)

احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جس طرح آپ کی زندگی میں آپ سے محبت کا سلوک کیا۔ اسی طرح آخرت میں بھی شفقت اور مغفرت کا سلوک فرمائے اور سلسلہ عالیہ اور خلافت کے ساتھ جو وفا کا شعار زندگی بھر آپ نے اپنائے رکھا۔ اس کو ہمیں بھی اپنانے کی توفیق عطا فرمائے۔ (آمین) ع

خدا رحمت کند ایں عاشقان پاک طینت را

آخر میں میں اپنے بیٹے عزیزم آصف احمد ظفر کا بطور خاص شکر گزار ہوں جس نے اس مضمون کی تیاری کے سلسلہ میں بڑی محنت سے خاکسار کو متعلقہ حوالہ جات تلاش کرکے دیئے۔ اللہ تعالیٰ اسے جزائے خیر عطا فرمائے۔

مکرم فرید احمد نوید صاحب

گھانا۔ ایک دلچسپ سفر کی روداد

Gate of No Return نامی قلعہ کی کہانی

گھانا کے دارالحکومت اکرا (Accra) سے منکسم (Mankessim) شہر کو آنے والی سڑک دو لین کی ہے، جسے بہت عمدہ انداز میں بنایا گیا ہے۔ ٹریفک وسطی یورپ کے ملکوں کی طرح سڑک پر دائیں جانب چلتی ہے۔ یہ سڑک یہاں سے گزرتی ہوئی آگے کیپ کوسٹ (Cape Coast) چلی جاتی ہے جہاں ایک مشہور تاریخی مقام کیپ کوسٹ کاسل (Cape Coast Castle) واقع ہے۔ یہ قلعہ ابتدائی طور پر سویڈش تاجروں نے 1653ء میں لکڑی اور سونے کی تجارت کی غرض سے بنایا تھا لیکن بعدازاں اسے غلاموں کی تجارت کیلئے بھی استعمال کیا جاتا رہا یہ وہ دور تھا جب غلاموں کی تجارت عروج پر تھی۔ قریبی علاقوں سے ہزارہا لوگوں کو غلام بنا کر اس قلعہ میں لایا جاتا جہاں سے انہیں دنیا کے مختلف ملکوں میں بھجوا دیا جاتا تھا۔ قلعہ کے گائیڈ پوری مہارت سے اس دور کی داستانیں سناتے ہیں اور صاحب دل سامعین ان واقعات کے تصور سے ہی آبدیدہ ہو جاتے ہیں۔ یوں تو قلعہ کے ایک دروازہ پر جو سمندر کی طرف کھلتا ہے لکھے ہوئے الفاظ ہی اس کرب اور دکھ کے ادراک کے لئے کافی ہیں جہاں جلی حروف میں "The Gate of No Return" لکھا ہوا ہے۔ نہ جانے کتنے لوگوں نے اس دروازے کو آخری مرتبہ پار کرکے ایک ایسی دنیا میں قدم رکھا ہوگا جہاں سے واپسی کا کوئی راستہ ان کے گھر تک نہیں آتا ہوگا۔ آزادی واقعی بہت بڑی نعمت ہے۔

ٹریفک کا ذکر

ڈرائیونگ کا ذکر چلا تو یہاں کے ڈرائیورز کے صبر کا ذکر بھی بہت ضروری ہے۔ بلا وجہ کی جلدی اور تیزی یہاں کے مزاج کا حصہ نہیں ہے۔ عام طور پر اپنی لین میں چلنے کا رواج ہے۔ بلاضرورت اوورٹیکنگ اور دوسری گاڑی سے آگے نکلنا یہاں پسند نہیں کیا جاتا۔ بہت مرتبہ یہ بھی ہوتا ہے کہ یہ قطار طویل ہوتے ہوتے ایک بارات کا منظر پیش کرنے لگتی ہے لیکن غیر ضروری طور پر خطرناک ڈرائیونگ سے گریز ہی کیا جاتا ہے۔ غلطی انسانی فطرت کا لازمہ ہے اس لئے حادثات پھر بھی ہو ہی جاتے ہیں لیکن ان کو عبرت کا ذریعہ بنانے کے لئے ہر وہ مقام جہاں کوئی حادثہ ہوا ہو وہاں ایک بورڈ آویزاں کر دیا جاتا ہے جس میں احتیاط کی تلقین کے ساتھ ساتھ یہ بھی لکھا جاتا ہے کہ اس مقام پر ایک حادثے میں اتنے افراد اپنی جان سے ہاتھ دھو بیٹھے تھے۔ ان بورڈز کو دیکھ کر بہت سے لوگ ڈرائیونگ میں مزید محتاط ہو جاتے ہیں۔ تاہم ٹیکسی ڈرائیورز اور بعض کمرشل گاڑیوں کے ڈرائیورز حضرات ایسے بھی ہیں جو ان بورڈز سے صرف نظر کرتے ہوئے اپنی اور سواریوں کی جان خطرے میں ڈال ہی دیتے ہیں۔ قریبی دیہات اور قصبوں میں آنے جانے کے لئے ٹیکسی مل جاتی ہے اور اگر آپ زائد کرایہ نہیں دینا چاہتے تو یہ بھی سہولت موجود ہے کہ آپ دیگر سواریوں کے ہمراہ ٹیکسی میں جاسکتے ہیں۔ اس طرح وقت تو زیادہ لگتا ہے لیکن کافی بچت ہو جاتی ہے۔ جامعۃ المبشرین اکرافو سے ٹیکسی میں دیگر سواریوں کے ساتھ اگر منکسم جہاں جامعہ احمدیہ بن رہا ہے آیا جائے تو فی سواری دو سیڈی (Cedi) کرایہ لگتا ہے۔ جبکہ شہر سے جامعہ تک آنے کے لئے بھی ٹیکسی دو سے تین سیڈی میں مل جاتی ہے۔

انٹرسٹی کوچز اور بسیں بہت اعلیٰ معیار کی ہیں اور ان میں سے بعض افریقہ کے دور دور کے ممالک تک بھی جاتی ہیں، اسی لئے ان بسوں میں اچھی سہولیات مہیا کی گئی ہیں۔ یہ بھی ایک اچھا اور خوش کن پہلو ہے کہ مغربی افریقہ کے مقامی باشندوں کو ایک دوسرے کے ملک میں جانے کے لئے ویزا نہیں لینا پڑتا بلکہ وہ محض اپنا شناختی کارڈ دکھا کر ہی ایک ملک سے دوسرے ملک میں آجاسکتے ہیں۔

پڑوسی ممالک

گھانا کے پڑوسی ممالک میں مشرق کی طرف Togo ہے۔ مغرب میں آئیوری کوسٹ، شمال میں بورکینا فاسو اور جنوب میں سمندر ہے۔ Gulf of Guinea جس کے ساتھ گھانا واقع ہے۔ بحراوقیانوس کی ایک مشہور ساحلی پٹی ہے۔ جبکہ بحراوقیانوس دنیا کا دوسرا بڑا سمندر ہے جو زمین کے قریباً 20 فیصد حصے کو گھیرے ہوئے ہے اور پھیلاؤ میں صرف بحرالکاہل سے چھوٹا ہے۔ اس کا رقبہ تقریباً 82,400,000 مربع کلومیٹر ہے۔ اس کی اوسط گہرائی 3926 میٹر ہے۔ اس کی سب سے زیادہ گہرائی پورٹوریکو مقام پر ہے جو 8605 میٹر گہرا ہے۔

منکسم کا قصبہ

منکسم کا قصبہ جہاں جامعہ احمدیہ انٹرنیشنل تعمیر کیا جا رہا ہے اکرا Accra سے Cape Coast جانے والی مرکزی کوسٹل ہائی وے پر واقع ہے، جہاں بنیادی ضرورت کی تمام اشیاء دستیاب ہیں۔ ٹیلی فون، بنک، مارکیٹ وغیرہ موجود ہیں۔ انٹرنیٹ کی نہایت عمدہ سروس بھی موجود ہے جو 3G رفتار دے رہی ہے۔ اس بناء پر کاموں میں سہولت پیدا ہو جاتی ہے۔ جامعہ کی عمارت مرکزی شاہراہ سے ہٹ کر ایک اونچے مقام پر بنائی جا رہی ہے جو شہر سے لگ بھگ دو کلومیٹر دور ہے تاہم بلند مقام پر ہونے کی وجہ سے شہر یہاں سے صاف نظر آتا ہے۔ جامعہ کا یہ تمام علاقہ اونچے نیچے حصوں پر مشتمل ہے۔ جامعہ کی مرکزی عمارت سے آگے ایک ذرا سی ڈھلان کے بعد دوسری اونچائی پر بیت الذکر بنائی جا رہی ہے۔ یہ بیت الذکر گھانا کی 230 سے زائد بیوت الذکر میں ایک خوبصورت اضافہ ہوگی جس میں 500 لوگ نماز ادا کرسکیں گے اور بلندی پر واقع ہونے کی وجہ سے دور سے نظر بھی آئے گی۔ 21 مارچ 2012ء کو اس بیت الذکر کا سنگ بنیاد، امیر و مشنری انچارج صاحب گھانا مکرم عبدالوہاب آدم صاحب نے دعاؤں کے ساتھ رکھا اور جلد یہ مکمل ہوجائے گی انشاء اللہ۔ بیت الذکر کے سامنے سے ہوتے ہوئے یہ راستہ آگے چلتا چلا جاتا ہے اور اونچی نیچی زمین سے گزرتا ہوا، ایک جھیل پر جا کر ختم ہوتا ہے۔ یہ جھیل بھی جامعہ کی زمین کا ہی حصہ ہے جو ترقیاتی کام مکمل ہونے کے بعد طلبہ کے لئے بہت سی دلچسپ Activities کے کام آسکے گی۔

سگریٹ نہیں پیتے

''گھانا میں لوگ سگریٹ نہیں پیتے، یا شاید بہت ہی کم'' یہ تبصرہ حیرت انگیز بھی تھا اور بہت خوش کن بھی۔ میرے میزبان نے مجھے بتایا کہ آپ ملک میں شاذ کے طور پر کسی کو راستوں میں سگریٹ پیتے دیکھیں گے۔ جانے کیا وجہ ہے کہ اس ملک کے لوگ اس مضر چیز سے بچنے میں کامیاب رہے ہیں۔ شاید ماحول کی سادگی ہے جس نے غیر ضروری چیزوں کے استعمال کو معاشرے میں جگہ ہی نہیں دی۔ یا شاید کوئی اور وجہ لیکن یہ ایک اچھی مثال ہے جسے دوسرے ملکوں کو بھی اپنانا چاہئے۔ میں مستقل تلاش میں رہا کہ

شاید کہیں کوئی شخص سگریٹ سلگائے ہوئے سڑک پر گزرتا نظر آ جائے لیکن اب تک ایسا اتفاق نہیں ہوا۔ جب لوگ سگریٹ پیتے ہی نہیں ہیں تو پھر اس کی فروخت کیلئے دکانیں بھی نہ ہونے کے برابر ہیں بعض بڑی مارکیٹس میں سگریٹ پڑے ہوئے نظر آ جاتے ہیں لیکن یوں کہیں بھی نظر نہیں آتے۔ اور ویسے بھی اس ملک کو اللہ تعالیٰ نے جیسی نعمتوں سے نواز رکھا ہے انہیں چھوڑ کر ایسی فضولیات کی جانب توجہ کرنا کفرانِ نعمت ہی کہلا سکتا ہے۔

پھل اور سبزیاں

پھل کثرت کے ساتھ یہاں دستیاب ہیں۔ اس علاقے کا اناس دنیا کا اعلیٰ ترین کہلا سکتا ہے۔ انتہائی میٹھا اور رس سے بھرپور یہ اناس قدرت کا ایک خوبصورت تحفہ ہے۔ لیکن یہ تو بھی ایک پھل ہے۔ سڑک کے کنارے سے لے کر مختلف مارکیٹوں تک ناریل کے ڈھیر موجود نظر آتے ہیں جن کا پانی انتہائی مزیدار اور صحت بخش ہوتا ہے۔ پانی پینے کے بعد ناریل کو توڑ کر اس کے اندر موجود کریم بھی کھائی جاتی ہے جو کافی اچھے ذائقے کی ہوتی ہے، ایک اچھے سائز کا ناریل بیس سے تیس پیسوا (ایک سیڈی میں سو پیسوا ہوتے ہیں) میں مل جاتا ہے۔ کیلا بھی یہاں بہت عمدہ میٹھا اور لذیذ ہوتا ہے۔ جبکہ کیلے کی ہی ایک قسم جسے یہاں Plantin کہا جاتا ہے سبزی کے طور پر پکا کر کھائی جاتی ہے۔ آم، پپیتہ، خربوزہ اور تربوز بھی کثرت سے ملتا ہے۔ بغیر کسی مبالغہ کے خوف کے یہ کہا جاسکتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس قوم اور ملک کو بہترین پھلوں سے نواز رکھا ہے۔ سبزیاں البتہ کم ہیں یا یہ کہیں تو درست ہوگا کہ جو سبزیاں ہم استعمال کرتے ہیں وہ مقامی باشندوں کی خوراک کا حصہ نہیں ہیں اس لئے عام نہیں ملتیں۔ لیکن ایشین دکانوں سے ہر قسم کی موسمی سبزی مل جاتی ہے۔ مقامی افراد زیادہ تر یام اور کساوا استعمال کرتے ہیں جو آلو سے ملتی جلتی سبزیاں ہیں۔ کساوا اور کچے کیلے یعنی پلانٹین کو ابال کر خوب اچھی طرح پیس کر فوفو تیار کیا جاتا ہے جسے مچھلی، چکن یا گوشت کے سوپ کے ساتھ کھایا جاتا ہے۔ یہ مقامی لوگوں کی معمول کی خوراک ہے، لیکن فوفو کھانا اس قدر آسان نہیں جتنا سننے میں لگتا ہے کیونکہ بہت زیادہ چپکنے والا ہونے کی بناء پر اسے چبائے بغیر کھانا پڑتا ہے۔ اگر چبانے کی کوشش کی جائے تو یہ دانتوں میں ہی چپک جاتا ہے۔ مکئی اور چاول کا استعمال بھی کیا جاتا ہے اور مکئی کو ابال کر اور پھر پیس کر بانکو تیار کیا جاتا ہے۔ گھروں میں سر شام ہی فوفو یا بانکو کی تیاری کا عمل شروع ہو جاتا ہے گو اب بڑے شہروں میں یہ تمام تردد کئے بغیر تیار شدہ بھی مل جاتے ہیں۔ دیگر سبزیوں میں گوبھی، کھیرا، ٹماٹر، شملہ مرچ اور بینگن آسانی سے مل جاتے ہیں۔ بینگن کی ایک قسم سفید رنگ کی بھی ہوتی ہے جو عام طور پر دستیاب ہے۔

سفید کوّوں کا دیس

صرف بینگن ہی نہیں بلکہ یہاں کے کوے نے بھی سفیدی میں سے کچھ حصہ لیا ہے۔ ہمارے ہاں کے کوے کے برعکس یہاں کا کوا مکمل کالا نہیں ہوتا۔ کوے کا سینہ سفید رنگ کا ہوتا ہے جبکہ ایک سفید دھاری اس کی گردن پر بھی ہوتی ہے۔ یوں یہ کوا بھی قدرت کی صناعی کا ایک خوبصورت نمونہ نظر آتا ہے، اور شور بھی کم مچاتا ہے۔ ماحول میں موجود دیگر جانوروں میں بکریاں کثرت سے نظر آتی ہیں۔ لیکن یہ بکریاں قد میں بہت ہی زیادہ چھوٹی ہوتی ہیں۔ ایک جوان بکرے کا وزن بھی شاید دس بارہ کلو سے زائد نہیں ہوتا ہوگا۔ سنا ہے کہ عیدالاضحیہ کے ایام میں قربانی کے لئے بورکینا فاسو سے بکرے لائے جاتے ہیں جو قد میں بہتر ہوتے ہیں۔ گلیوں میں کتے بھی نہ ہونے کے برابر ہیں جبکہ بلی ہوتی تو ہے لیکن وہ بھی چھوٹی سی۔ مرغیاں البتہ ایشیا کی مرغیوں کی ہی طرح کی ہیں۔

زمین کے مرکز کے قریب تر

گھانا خط استوا (Equator) پر واقع ہے۔ گویا سورج بالکل سروں کے اوپر سے گزرتا ہے اسی وجہ سے گو درجہ حرارت زیادہ نہ بھی ہو تب بھی دھوپ کی شدت کافی زیادہ محسوس ہوتی ہے۔ یہاں کا وقت بھی گرینچ مین ٹائم کے مطابق رہتا ہے کیونکہ Prime Meridian گھانا کے وسط سے ہو کر گزرتی ہے۔ ایک اور دلچسپ حقیقت یہ بھی ہے کہ گھانا دنیا کے کسی بھی ملک کی نسبت زمین کے مرکز سے زیادہ قریب ہے کیونکہ طول بلد اور عرض بلد کے اعتبار سے زمین کا مرکز جو بحر اوقیانوس (Atlantic Ocean) میں واقع ہے وہ گھانا سے صرف 382 میل دور ہے۔ گویا یہ کہا جاسکتا ہے کہ جغرافیائی اعتبار سے گھانا زمین کے مرکز میں واقع ہے۔

قومی پرچم

ملک کا کل رقبہ ایک لاکھ مربع میل کے قریب ہے جبکہ آبادی اڑھائی کروڑ کے لگ بھگ ہے۔ موسم دیگر استوائی ملکوں کی طرح کا ہی ہے۔ دنیا کی سب سے بڑی مصنوعی جھیل Lake Volta گھانا میں واقع ہے۔ ملک کے جھنڈے میں سرخ، گولڈن اور سبز رنگ کی پٹیاں ہیں جن کے درمیان میں سیاہ رنگ کا ستارہ ہے۔ سرخ رنگ انقلاب کی خاطر بہنے والے خون کو ظاہر کرتا ہے۔ گولڈن رنگ سونے کے ذخائر اور دیگر معدنی دولت کی علامت ہے، سبز رنگ زرخیز زمین اور زرعی خوشحالی کو بیان کرتا ہے جبکہ سیاہ ستارہ افریقہ کی آزادی کی یادگار کے طور پر شامل کیا گیا ہے۔

انتظامی صورتحال

ملک کے دس ریجن ہیں جنہیں 170 اضلاع میں بانٹا گیا ہے۔ 20 فیصد سالانہ ترقی کی شرح ہونے کی وجہ سے گھانا کو سال 2011ء میں تیز ترین شرح نمو والی معیشت قرار دیا گیا تھا۔ شرح ترقی کی یہ رفتار اب بھی بڑھ رہی ہے کیونکہ ملک میں تیل کے وسیع ذخائر بھی دریافت ہوئے ہیں جن کا اندازہ کئی ارب بیرل تک ہے۔ فی الوقت پیٹرول اور ڈیزل دونوں قیمت میں لگ بھگ برابر ہیں۔ جو پونے دو سیڈی یعنی 85 روپے فی لیٹر کے قریب ہے۔ فٹ بال ملک کی پسندیدہ ترین کھیل ہے۔ ملک کی قومی ٹیم کا نام بلیک سٹار ہے۔

مذہبی آزادی

مذہبی آزادی کے اعتبار سے یہ ملک دنیا کے بہت سے ملکوں کے لئے ایک مثال ہے۔ ایک ہی گھر میں اگر ایک بھائی اسلام سے متاثر ہے تو دوسرا کسی اور مذہب کا ماننے والا ہے لیکن اس کے باوجود یہ چیزیں ان کے باہمی تعلقات میں کشیدگی کا باعث نہیں بنتیں۔ گویا ''مذہب نہیں سکھاتا آپس میں بیر رکھنا'' کی عملی تصویر یہاں نظر آتی ہے۔

وفات کی رسوم

گھانا میں وفات کے موقعہ پر بھی تقریبات منائی جاتی ہیں۔ موت انسان کے یادگار لمحات کے طور پر خیال کی جاتی ہے۔ گھر میں وفات ہو جائے تو بجائے رونے دھونے کے اس موقعہ کو دھوم دھام سے مختلف رسموں کے ساتھ گزارا جاتا ہے۔ مختصراً یہ کہا جاسکتا ہے کہ جس قدر رسوم بعض معاشروں میں شادی بیاہ کے موقعہ پر کی جاتی ہیں کچھ اس سے ملتی جلتی رسوم ہی یہاں وفات کے موقع پر کی جاتی ہیں۔ باقاعدہ گھر سجائے جاتے ہیں، تیاریاں کی جاتی ہیں، گھروں میں رنگ و روغن کروایا جاتا ہے اور حسب استطاعت مہمانوں کو بھی بلایا جاتا ہے۔ گانے گائے جاتے ہیں اور جب تک یہ تمام تیاریاں مکمل نہ ہو جائیں میت کو مورچری میں تدفین کیلئے انتظار کرنا پڑتا ہے۔ مرنے والوں کیلئے ان کے پیشہ کی مناسبت سے تابوت تیار کئے جاتے ہیں مثلاً ڈرائیور کیلئے گاڑی کی شکل کا تابوت یا مچھیرے کیلئے مچھلی کی شکل کا تابوت بنایا جاتا ہے جو خاصے اخراجات کا متقاضی ہوتا ہے۔

ایک گھر میں کام کرنے والی ملازمہ نے مجھے بتایا کہ وہ اس ماہ کے آخر پر عیسائیت چھوڑ کر مسلمان ہونا چاہتی ہے۔ جب اس کی وجہ دریافت کی تو اس نے بتایا کہ عیسائی رہتے ہوئے وفات کے موقع پر مختلف رسوم ادا کرنی پڑتی ہیں جن کے لئے بہت پیسے درکار ہوتے ہیں۔ اس کے نزدیک رسوم کا یہ بوجھ اور یہ غیر ضروری خرچ غریب لوگوں کے لئے ایک مشکل سے کم نہیں۔ اس کا کہنا تھا کہ اس کے بالمقابل اسلام سادگی کا درس دیتا ہے اور ایسی رسوم کی حوصلہ شکنی کرتا ہے اس لئے اس کے خیال میں یہی مذہب اختیار کرنا بہتر ہے۔

3 بہترین خبریں

کل رات بالآخر لائٹ چلی ہی گئی اور کافی طویل وقت کے لئے چلی گئی۔ شدید حبس کی وجہ سے گھر میں بیٹھنا ممکن نہ تھا اس لئے ہم مدرسۃ الحفظ کے سامنے موجود کھلی گراؤنڈ میں جا پہنچے جہاں بلندی کے سبب ہوا کی آمد و رفت جاری رہتی ہے۔ حافظ مبشر احمد صاحب نے چائے کی دعوت دی تو نشست ذرا طویل ہوگئی۔ چائے کا دور ابھی جاری ہی تھا کہ جامعہ کا ایک طالب علم جو یوگنڈا سے پڑھنے کے لئے آیا تھا کسی کام سے وہاں آ گیا۔ ناصر احمد کا تعلق کمپالا کے قریب واقع ایک شہر سے تھا۔ بات چلی تو میں نے اس سے یوگنڈا اور گھانا کی تین تین بہترین چیزیں گنوانے کے لئے کہا۔ بہت جھجکتے ہوئے اس نے پہلے یوگنڈا کے موسم کی تعریف کی پھر زبان کی، جبکہ کھانے بھی اس کے نکتۂ نظر سے وہاں زیادہ اچھے تھے۔ گھانا میں اسے احمدیت کی ترقی اچھی لگی، لوگ ملنسار لگے، اور اس کا یہ بھی کہنا تھا کہ یہاں مذہبی ہم آہنگی بہت زیادہ ہے۔ رات واپس آئے تو ناصر سے کیا جانے والا سوال میرے ذہن میں بھی گونجنے لگا۔ اب جو غور کیا تو مجھے پتہ چلا کہ میں نے کتنا مشکل سوال اس بچے سے کر دیا تھا، مجھے پہلی مرتبہ احساس ہوا کہ ہر ایک شخص کے لئے اس کے اپنے ملک کی اچھی چیزوں کی فہرست تو بہت طویل ہوا کرتی ہے۔ ایسی چیزیں جن کا تصور ہی دل میں ایک محبت کی لہر پیدا کر دیتا ہے۔ مجھے سوچتے ہوئے سیرت کے وہ واقعات یاد آنے لگے جن میں وطن کی محبت کا ذکر آتا ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اپنے وطن مکہ سے جو گہری محبت تھی اس کا اندازہ اس واقعہ سے بھی خوب ہوتا ہے کہ جب غفار قبیلہ کا ایک شخص ہجرت کے بعد کے زمانہ میں مکہ سے مدینہ آیا، تو حضرت عائشہؓ نے اس سے پوچھا کہ مکہ کا کیا حال تھا اس نے کمال فصاحت و بلاغت سے یہ جواب دیا کہ

''سرزمین مکہ کے دامن سرسبز و شاداب تھے اس کے چٹیل میدان میں سفید اذخر گھاس خوب جوبن پر تھی اور کیکر کے درخت اپنی بہار دکھا رہے تھے۔''

نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے یہ سنا تو آپؐ کو مکہ کی یادستائی اور وطن کی محبت نے جوش مارا۔ فرمایا ''بس کرو اور مکہ کے مزید احوال بتا کر ہمیں غمگین نہ کرو۔''

میں بھی رات دیر گئے تک اسی مضمون کے بارے میں سوچتا رہا اور فہرست طویل سے طویل تر ہوتی چلی گئی۔

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

درخواست دعا

مکرم سید طاہر محمود ماجد صاحب نائب ناظر مال آمد تحریر کرتے ہیں۔

مکرم منظور احمد غالب صاحب سابق سیکرٹری مال ضلع سرگودھا حال دارالانوار ربوہ کے داماد مکرم بختیار احمد خاں صاحب لندن پیٹ میں گلٹی کی وجہ سے بیمار ہیں۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ انہیں شفاء کاملہ وعاجلہ عطا کرے اور ہر قسم کی پیچیدگیوں سے محفوظ رکھے اور فعال عمر عطا کرے۔ آمین

مکرم عبدالقدیر قمر صاحب مربی سلسلہ تحریر کرتے ہیں۔

سلسلہ احمدیہ کے دیرینہ خادم استاذی المکرّم مولانا فضل الٰہی بشیر صاحب ان دنوں شدید بیمار ہیں ۔ فالج کا حملہ ہوا ہے۔ I.C.U فضل عمر ہسپتال ربوہ میں داخل ہیں۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کو صحت وسلامتی سے بھرپور زندگی سے نوازے اور صحت کاملہ وعاجلہ عطا فرمائے اور بیماری کے بداثرات سے محفوظ رکھے۔ آمین

مکرم سید مبارک احمد شاہ صاحب معلم وقف جدید تحریر کرتے ہیں۔

میری والدہ مکرمہ سعیدہ امۃ الرحمٰن صاحبہ اہلیہ مکرم سید عبدالغنی صاحب مختلف عوارض کی وجہ سے بیمار ہیں اور طاہر ہارٹ ربوہ میں داخل ہیں ۔ احباب جماعت سے کامل شفایابی کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

مکرم چوہدری مشتاق احمد صاحب سیکرٹری تحریک جدید کھاریاں تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کی اہلیہ محترمہ ممتاز بیگم صاحبہ بیمار ہیں کمزوری بہت زیادہ ہے۔ چلنا پھرنا دشوار ہے۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ شفاء کاملہ وعاجلہ عطا فرمائے۔ آمین

مکرم مبارک احمد شاہد صاحب کارکن نظامت جائیداد ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

میرے بھائی مکرم بشارت احمد صابر صاحب کارکن فضل عمر فاؤنڈیشن ربوہ کا طاہر ہارٹ انسٹیٹیوٹ ربوہ میں کامیاب بائی پاس آپریشن ہوا ہے۔ گھر آ گئے ہیں۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہر قسم کی پیچیدگیوں سے محفوظ رکھتے ہوئے شفاء کاملہ وعاجلہ عطا فرمائے۔ آمین

ولادت

مکرم مبارک احمد ثانی صاحب پرنسپل مدرسۃ الحفظ تحریر کرتے ہیں۔

مکرم حافظ جواد احمد بٹ صاحب استاد مدرسۃ الحفظ اور ان کی اہلیہ مکرمہ مبارکہ جواد صاحبہ کو اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل وکرم سے مورخہ 3 جون 2012ء کو ایک بیٹے کے بعد پہلی بیٹی سے نوازا ہے۔ نومولودہ کا نام سوہا زرناب بٹ تجویز ہوا ہے۔ نومولودہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے وقف نو کی بابرکت تحریک میں بھی شامل ہے۔ نومولودہ مکرم شمشاد احمد بٹ صاحب طاہر آباد شرقی کی پوتی، مکرم نذیر احمد گورائیہ صاحب مرحوم بیوت الحمد کالونی ربوہ کی نواسی اور حضرت میاں حبیب دین صاحب رفیق حضرت مسیح موعود کی نسل سے ہے۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ نومولودہ کو لمبی ، فعال زندگی دے والدین کیلئے قرۃ العین بنائے بنی نوع انسان اور جماعت کیلئے بابرکت وجود بنائے نیز خلافت احمدیہ کے ساتھ مضبوط تعلق قائم رکھنے والی ہو۔ آمین

درخواست دعا

محترمہ رضیہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم محمد عاشق صاحب مرحوم دارالیمن غربی ربوہ تحریر کرتی ہیں۔

میری بہو مکرمہ امۃ الرفیق صاحبہ اہلیہ مکرم محمد ساجد مبشر صاحب گردوں کی خرابی کی وجہ سے بیمار ہیں ۔ ڈائیلیسز ہو رہے ہیں ۔ جس کی وجہ سے کمزوری بہت زیادہ ہو جاتی ہے۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہر قسم کی پیچیدگیوں سے محفوظ رکھتے ہوئے شفاء کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین

مکرم رانا طلحہ صاحب واقف نو ابن مکرم رانا مبارک احمد صاحب چک 2 ٹی ڈی اے ضلع خوشاب تحریر کرتے ہیں۔

میرا چھوٹا بھائی عزیزم باسل احمد واقف نو نمونیہ کی وجہ سے شدید علیل ہے۔ احباب سے شفائے کاملہ وعاجلہ کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

مکرم صفوان احمد صاحب واقف نو تحریر کرتے ہیں۔

میری چھوٹی ہمشیرہ صاعقہ حلیم بخار کی وجہ سے بیمار ہے۔ احباب سے کامل شفایابی کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

سہ روزہ تربیتی پروگرام

(مجلس خدام الاحمدیہ دارالفضل غربی فضل ربوہ)

اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مجلس خدام الاحمدیہ دارالفضل غربی فضل کو مورخہ 11 تا 13 مئی سہ روزہ تربیتی پروگرام منعقد کرنے کی توفیق عطا فرمائی۔ جس کا آغاز نماز تہجد سے ہوا۔ جس میں علمی مقابلہ جات یعنی تلاوت، نظم، دینی معلومات اور نداء جبکہ ورزشی مقابلہ جات میں دوڑ 100 میٹر لمبی چھلانگ، سلو سائیکلنگ اور میوزیکل چیئر کے مقابلے کروائے گئے۔ ان مقابلہ جات کے انعامات کی تقسیم کیلئے مورخہ 8 جون 2012ء کو تقریب تقسیم انعامات ہوئی جس میں محترم سید قمر سلیمان احمد صاحب وکیل وقف نو اس تقریب کے مہمان خصوصی تھے۔ آپ نے تلاوت، عہد اور نظم کے بعد اعزاز پانے والے خدام اطفال میں انعامات تقسیم کئے اور نصائح کیں۔ دعا کے ساتھ یہ تقریب اختتام پذیر ہوئی۔ آخر پر عشائیہ دیا گیا۔

اعلان دارالقضاء

(مکرم منصور احمد خان صاحب ترکہ مکرم نواب مسعود احمد خان صاحب)

مکرم منصور احمد خان صاحب نے درخواست دی ہے کہ میرے والد محترم نواب مسعود احمد خان صاحب وفات پا چکے ہیں ان کے نام قطعہ نمبر 3 / 2 محلّہ دارالصدر برقبہ 1 کنال 2.6 مرلہ بطور مقاطعہ گیر منتقل کردہ ہے۔ جملہ ورثاء میں سے مکرمہ امۃ الناصر صاحبہ اپنے حصہ سے مکرمہ نصرت جہاں کے حق میں دستبردار ہوگئی ہیں ۔ جبکہ ورثاء مکرمہ امۃ الواسع رعنا صاحبہ اپنے حصہ سے مکرم مودود احمد خان صاحب کے حق میں دستبردار ہوگئے ہیں۔

تفصیل ورثاء

1۔ مکرم مودود احمد خان صاحب (بیٹا)
2۔ مکرم منصور احمد خان صاحب (بیٹا)
3۔ مکرمہ نصرت جہاں صاحبہ (بیٹی)
4۔ مکرمہ امۃ الناصر صاحبہ (بیٹی)
5۔ مکرمہ امۃ الواسع رعنا صاحبہ مرحومہ (بیٹی)
(ورثاء مرحومہ)
i۔ مکرم خالد احمد ذفر صاحب (خاوند)
ii۔ مکرم طارق ناصر ذفر صاحب (بیٹا)
iii۔ مکرمہ خالدہ مبارکہ احمد صاحبہ (بیٹی)
iv۔ مکرمہ شائستہ خان صاحبہ (بیٹی)

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ کسی وارث یا غیر وارث کو اس منتقلی پر اگر کوئی اعتراض ہو تو وہ تیس یوم کے اندر اندر دفتر ہذا کو تحریراً مطلع کر کے ممنون فرمائیں۔ (ناظم دارالقضاء ربوہ)

شکریہ احباب

محترمہ روبینہ قدوس صاحبہ اہلیہ مکرم ماسٹر عبدالقدوس صاحب شہید تحریر کرتی ہیں۔

میرے خاوند کی راہ مولیٰ میں قربانی کے موقع پر جس طرح احباب جماعت نے ہمارے ساتھ ہمدردی اور غم بٹانے کا مظاہرہ کیا ہے وہ بھی ایک داستان سے کم نہیں۔ خدام الاحمدیہ نے جس طرح ہر موقع پر خدمات بجا لائیں وہ بھی ہمارے لئے بہت ڈھارس کا موجب بنیں۔ ہمارے محلّہ نصرت آباد کے ہر چھوٹے بڑے نے جس جانفشانی سے مہمانوں کو سنبھالنے اور ان کی راہنمائی کرنے میں جو خدمات سرانجام دی ہیں وہ بھی سنہری حروف سے لکھے جانے کے قابل ہیں۔ بیرون ممالک سے بذریعہ خطوط وفون اور پھر اندرون ملک سے وفود اس کثرت سے آئے اور ابھی تک آ رہے ہیں کہ بیان سے باہر ہے۔ سب سے بڑھ کر ہمارے محبوب امام ایدہ اللہ تعالیٰ نے شاندار الفاظ میں شہید قدوس کو خراج تحسین پیش فرمایا ہے۔ میں اور میرے بچے تمام احباب و خواتین کا شکریہ ادا کرتے ہیں کہ انہوں نے اس غم اور کٹھن موقع پر ہمارے ساتھ ہمدردی کی اور ہماری ڈھارس بندھائی ہمارے لئے فرداً فرداً سب کا شکریہ ادا کرنا ناممکن ہے ۔ ان چند سطور سے تمام احباب و خواتین کا شکریہ ادا کرتی ہوں اور دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ سب کو جزائے خیر عطا فرمائے۔ آمین

تبدیلی نام

محترمہ یاسمین محمود صاحبہ اہلیہ مکرم محمد انور صاحب ساکن 12/6 دارالعلوم غربی صادق ربوہ تحریر کرتی ہیں کہ میں نے اپنا نام رخسانہ محمود سے تبدیل کر کے یاسمین محمود رکھ لیا ہے آئندہ مجھے اسی نام سے لکھا اور پکارا جائے۔

دورہ نمائندہ مینیجر روزنامہ الفضل

مکرم خاحسیب احمد صاحب نمائندہ مینیجر روزنامہ الفضل آجکل توسیع اشاعت ،وصولی واجبات اور اشتہارات کیلئے ضلع لاہور کے دورہ پر ہیں احباب جماعت وارا کین عاملہ اور مربیان کرام سے خصوصی تعاون کی درخواست ہے۔

(مینیجر روزنامہ الفضل)

خالص سونے کے زیورات کا مرکز
کاشف جیولرز
گولبازار ربوہ
میاں غلام مرتضیٰ محمود
فون دکان: 047-6215747 فون رہائش: 047-6211649

خبریں

خون کا ٹیسٹ بریسٹ کینسر کے مریض کی زندگی بچا سکتا ہے

پیرس کے ماہرین کا کہنا ہے کہ خون کا ایک عام ٹیسٹ بریسٹ کینسر کے مریضوں کی زندگیاں بچا سکتا ہے۔ فرانسیسی خبررساں ادارے کے مطابق طبی جریدے دی لانسٹ آنکالوجی میں شائع ہونے والی ایک رپورٹ میں ماہرین نے کہا ہے کہ بریسٹ کینسر (بیماری) کی شروع میں لئے گئے خون کے نمونے میں ٹیومر خلیات کی موجودگی اس بات کی واضح نشاندہی کرتے ہیں کہ مریض کے بچنے کے امکانات موجود ہیں۔ رپورٹ کے مطابق خون کے ٹیسٹ سے ملنے والے نتائج کی بنیاد پر ڈاکٹروں کو فیصلہ کرنے میں آسانی ہوگی کہ کس مریض کا اضافی علاج یعنی کیموتھراپی کی جا سکتی ہے۔ اس ٹیم نے فروری 2005ء سے دسمبر 2010ء تک بریسٹ کینسر کے ابتدائی مرحلے والے 302 مریضوں کے ٹیسٹ کئے۔ ان مریضوں میں سے ایک چوتھائی کے خون میں گردشی ٹیومر خلیات (سی ٹی سیز) پائے گئے۔

ڈپریشن کا علاج

لندن میں ایک مطالعہ میں دعویٰ کیا گیا ہے کہ ایک خاص دماغی تربیت کی تکنیک کی مدد سے دماغ کے مخصوص حصے میں سرگرمی کو کنٹرول کرنے میں مدد مل سکتی ہے۔ کارڈف یونیورسٹی کے محققین آٹھ افراد پر تجربات کے نتائج دیکھنے کیلئے ایم آر آئی سکینرز استعمال کئے اور بتایا کہ مثبت امیجز پر دماغ کا ردعمل کیا ہوتا ہے؟ اس طریقہ علاج کے چار سیشنوں کے بعد ڈپریشن میں مبتلا یہ مریض اپنی بیماری پر قابو پانے میں بڑی حد تک کامیاب ہوگئے۔ دیگر آٹھ مریض جن کو یہ امیجز نہیں دکھائے گئے لیکن انہیں مثبت سوچ رکھنے کی تلقین کی گئی، ان کے مرض میں افاقہ نہیں ہوا۔ محققین کا کہنا ہے کہ ایم آر آئی سکین سے یہ فیصلہ کرنے میں مدد ملی کہ مریضوں کیلئے کون سے مثبت جذباتی امیجز مفید ثابت ہوئے۔ اس تکنیک کو نیورو فیڈ بیک کا نام دیا گیا ہے اور یہ تکنیک پارکنسن کی بیماری میں بھی مفید ثابت ہوئی ہے۔

یورپ میں مالیاتی بحران اور کرپشن کے درمیان گہرا تعلق ہے

دنیا بھر میں بدعنوانی پر نظر رکھنے والے عالمی ادارے ٹرانسپیرنسی انٹرنیشنل نے کہا ہے کہ یورپ کے مالیاتی بحران اور کرپشن کے درمیان تعلق کو مزید نظرانداز نہیں کیا جا سکتا بالخصوص یونان، اٹلی، پرتگال اور سپین کی اس غیرقانونی دھندے کے حوالے سے کارکردگی انتہائی کم ہے۔ فرانسیسی خبر رساں ادارے کے مطابق ٹرانسپیرنسی خبر رساں ادارے کے مطابق ٹرانسپیرنسی انٹرنیشنل کی 60 صفحات پر مشتمل رپورٹ بعنوان دولت، سیاست اور طاقت، یورپ میں کرپشن کے خطرات میں اس بات کو خاص طور پر نوٹ کیا گیا ہے کہ کرپشن اور سالانہ خسارے میں ایک مضبوط گہرا تعلق ہے۔ رپورٹ میں مزید کہا گیا ہے کہ یونان، اٹلی، پرتگال اور سپین ایسی قوموں کی فہرست میں ابتدائی نمبروں پر ہیں جن کے مربوط نظاموں میں سنگین خسارہ پایا گیا ہے۔

درخواست دعا

مکرم محمد جاوید ملہی صاحب آف تلوڑا ملہیاں ضلع نارووال تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کے والد مکرم چوہدری افتخار احمد ملہی صاحب ولد مکرم چوہدری عطاء الرحمٰن صاحب ملہی عمر 80 سال کو کتے نے کاٹ لیا ہے جس کی وجہ سے گہرا زخم آیا ہے اور کافی خون بہہ جانے کی وجہ سے کمزوری بہت زیادہ ہوگئی ہے۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنا فضل فرماتے ہوئے شفاء کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے اور جملہ پیچیدگیوں سے محفوظ رکھے۔ آمین

بقیہ از صفحہ 1 جلسہ سالانہ امریکہ

تلاوت، نظم اور تقاریر 1:00am تا 3:20am

30 جون کو 7:00 بجے شام تا 3:30 بجے صبح بغیر کسی وقفہ کے نشریات جاری رہیں گی۔

تیسرا دن یکم جولائی

تلاوت، نظم اور تقاریر 7:00pm تا 8:20pm

حضور انور کا اختتامی خطاب

8:50 pm تا 11:00pm

مورخہ یکم جولائی کو 7:00 بجے شام تا 11:00 بجے رات بغیر کسی وقفہ کے نشریات جاری رہیں گی۔

(ایڈیشنل ناظر اشاعت ایم ٹی اے)

ربوہ میں طلوع وغروب 15 جون

طلوع فجر	3:32
طلوع آفتاب	5:00
زوال آفتاب	12:09
غروب آفتاب	7:17

نعمانی سیرپ
تیزابیت۔ خرابی ہاضمہ اور معدہ کی جلن کیلئے اکسیر ہے
ناصر دواخانہ رجسٹرڈ گولبازار ربوہ NASIR ناصر
PH:047-6212434

نوزائیدہ اور شیر خوار بچوں کے امراض
الحمید ہومیو کلینک اینڈ سٹورز
ہومیو فزیشن ڈاکٹر عبدالحمید صابر (ایم۔اے)
عمر مارکیٹ نزد اقصیٰ چوک ربوہ فون: 0344-7801578

گل احمد 2012ء اور کاٹن و لان کی فینسی ورائٹی کا بہترین مرکز
صاحب جی فیبرکس
ریلوے روڈ ربوہ 0092-47-6212310

ضرورت سٹاف
میٹرک پاس محنتی بچیاں جو نرسنگ کا کام سیکھنا چاہتی ہوں۔ مددگار آیا کی ضرورت
مریم میڈیکل اینڈ سرجیکل سنٹر
یادگار چوک ربوہ: 047-6213944,6214499

سٹار جیولرز
سونے کے زیورات کا مرکز
حسین مارکیٹ ریلوے روڈ ربوہ
طالب دعا: تنویر احمد
047-6211524
0336-7060580
starjewellers@ymail.com

FR-10

پلاٹ برائے فروخت
پلاٹ نمبر 13/7 واقع دارالعلوم شرقی ربوہ برقبہ 174-9 مرلے برائے فروخت ہے۔
عزیز اللہ ولد مکرم رائے خاں محمد صاحب مرحوم ساکن ٹھٹھہ جوئیہ
رابطہ نمبر: 0342-7490213

خوشخبری
ربوہ میں پہلی بار
سعید غنی Since 1888
ہربل مصنوعات اور خالص الکوحل سے پاک عربین فرنچ انگلش عطریات و پرفیوم
اب لاہور چوڑی محل اینڈ انڈین جیولری سینٹر النور مارکیٹ ریلوے روڈ ربوہ پر دستیاب ہے نیز ہر قسم کے برائیڈل سیٹ، انڈین پولکی فریش نگینہ بھی دستیاب ہے۔
پروپرائیٹر: مبشر احمد کھرل: 03336546889

اللہ تعالیٰ کے فضل اور رحم کے ساتھ
ربوہ میں پہلا مکمل کولیکشن سینٹر
سہارا ڈائیگناسٹک لیبارٹری کولیکشن سنٹر
SAHARA FOR LIFE TRUST UNO CERTIFIED NGO
کولیکشن سنٹر کا سٹاف آپ کی خدمت کے لئے ہمہ وقت مصروفِ عمل
100% معیاری رزلٹ
☆ اب اہلیان ربوہ کو خون پیشاب اور پیچیدہ بیماریوں، ہیپاٹائٹس، PCR، آپریشن سے نکلنے والی BIOPSY کے ٹیسٹ کروانے لاہور یا بیرون شہر جانیکی ضرورت نہیں۔ یہاں ٹیسٹ جمع کروائیں اور کمپیوٹرائزڈ بل حاصل کریں اور یہاں سے ہی آن لائن کمپیوٹرائزڈ رپورٹس حاصل کریں۔ ☆ روٹین ٹیسٹ روزانہ کی بنیاد پر کروا کے دئے جاتے ہیں۔ آج جمع کروائیں اگلے دن رپورٹ حاصل کریں۔
☆ عورتوں میں پائے جانے والے دوسرے بڑے کینسر (خاموش قاتل) سروائیکل کینسر کی تشخیص بذریعہ PCR جینو ٹائپنگ۔
☆ انٹرنیشنل سٹینڈرڈ لیبارٹریز کے مقابلے میں ریٹ 40% تک کم۔ ☆ جماعتی کارکنان کیلئے 10% تک خصوصی رعایت۔
☆ EFU- آدم جی، اسٹیٹ لائف انشورنس رکھنے والے احباب کیلئے مزید خصوصی رعایت
☆ جو مریض لیبارٹری میں نہ آسکتے ہوں اُن کیلئے ایک فون کال پر گھر سے سیمپل لینے کی سہولت
اوقات کار صبح 8:00 بجے تا رات 10:00 بجے تک۔ بروز جمعہ وقفہ 12:30 تا 1:30 بجے دوپہر۔
پتہ: نظام مارکیٹ نزد فیصل بنک گولبازار ربوہ
Ph: 0476212999
Mob: 03336700829
03337700829